اکیسویں صدی میں اسلامی مالیات کا ارتقاء

محمد منیر اقبال*

ڈاکٹر عمر حیات**

"Islamic Finance is growing exponentially in recent years, a number of Islamic financial Institutions have been created to cater to the growing demand, driven by globalization and the vast wealth of some Muslim states in the Middle East and southeast Asia, Islamic Finance has moved from a niche position to become a mainstream component of the global financial system. Islamic financial system which is consistent with principles of Islamic Law (or "Shariah") and guided by Islamic ethics. Islamic Finance is playing and important role in the economy of every society of the world during the 21st century."

اسلامی مالیات دنیا بھر میں پالیسی سازوں اور پالیسی پر عمل کرنے والوں کی توجہ حاصل کر چکے ہیں اس طرح اسلامی مالیات دنیا کو ایک مؤثر مالیاتی نظام استوار کرنے کی بنیاد فراہم کر سکتے ہیں۔ اکیسویں صدی کے آغاز سے اسلامی مالیات بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اسلامی مالیاتی کاروبار و خدمات کی معیار کاری (Standardization) میں متعدد بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور علاقائی مالیاتی مراکز اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ جس سے ان کی ساکھ اور اعتبار میں اضافہ ہو رہا ہے اور اسلامی مالیات کو عالمی پہچان مل رہی ہے۔ اسلامی مالیات دنیا بھر میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے جو مسلم دنیا کے حوالے سے ایک بڑا مثبت پہلو ہے۔ برطانیہ کے اسلامک فنانس سیکرٹریٹ کے مطابق اسلامی مالیات کا حجم ۲.۰۳ ارٹریلین امریکی ڈالر تک پہنچ گیا ہے جبکہ اسلامی مالیات کی گذشتہ پانچ برسوں کے دوران میں ترقی کی شرح ۲۴ فیصد سالانہ رہی ہے۔(1)

موجودہ دور میں اسلامی مالیات سے کیا مراد ہے۔ اسلامی مالیات کی تعریف ابراہیم واردی (Ibrahim Warde) اپنی کتاب "Islamic Finance in the Global Economy" میں ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

> "What is Islamic Finance? Definations range from the very narrow (interestfree banking) to the very broad (financial operations conducted by Muslims.)(2)

اسلامی مالیات کیا ہے؟ اس کی تعریف مختصر مفہوم میں (سود سے پاک بینک کاری نظام) جبکہ وسیع مفہوم میں (مالیاتی نظام کا وہ طریق کار جو مسلمان اختیار کرتے ہیں۔)

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد۔

آگے چل کر ابراہیم واردی (Ibrahim Warde) اسلامی مالیاتی اداروں کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"Islamic Financial Institution are those that are based in their objectives and operations on Islamic Law (The Shariah)"(3)

(اسلامی مالیاتی ادارے وہ ہیں جن کے مقاصد اور طریق کار اسلامی قانون (شریعت) کے مطابق ہیں۔)

موجودہ دور میں اسلامی مالیات کے ارتقاء کے بارے میں ایمی عبدالعلیم (Emmy Abdul Alim) اپنی کتاب "Global Leaders in Islamic Finance: Industry Milestores and Reflections" میں لکھتی ہیں:

"Though the modren Islamic Finance system has exicted for more than forty years, its size and influence in the banking industry has expanded massively in just the last decade."(4)

(اگرچہ جدید اسلامی مالیاتی نظام گذشتہ چالیس سالوں سے اُبھرنا شروع ہوا ہے۔ گذشتہ چند دھائیوں سے اسلامی مالیاتی نظام کی وجہ سے اسلامی مالیاتی ادارے وجود میں آ رہے ہیں۔)

موجودہ دور میں اسلامی مالیات کے ارتقاء کو تین ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔(۵)

۱۔ ابتدائی دور (۱۹۷۵ء۔۱۹۹۱ء)

۲۔ گلوبلائزیشن کا دور (۱۹۹۱ء۔۲۰۰۱ء)

۳۔ ۱۱ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد کا دور

اسلامی بنکوں کے قیام کا آغاز ۱۹۷۰ء سے شروع ہوا۔ اسلامی بینک کمرشل بینکوں کی جگہ قائم کیے گئے۔ جو کہ سود سے پاک بینکاری اور نفع ونقصان میں شراکت کی بنیاد پر قائم ہوئے جو کہ روایتی اسلامی اصول ''مضاربہ'' کے ذریعے سے متعارف ہوئے جبکہ دوسرا اسلامی اصول ''مرابحہ'' بھی متعارف کرایا گیا۔

دوسرا اسلامی مالیاتی دور (۱۹۹۱ء۔۲۰۰۱ء) کا ہے اس دور میں بھی کمرشل بینکوں کو بھی اسلامی بینکنگ کی طرف مائل کیا گیا۔ اس دور کی اہم خصوصیت ملائشین اسلامی مالیات کا ماڈل ظہور پذیر ہوا جو کہ زیادہ جدید اور ماڈرن ضروریات کے مطابق تھا اسے بڑی پذیرائی حاصل ہوئی۔

سیموئیل ہنگٹنگٹن کہتے ہیں اسلامی مالیات کو یہ پذیرائی گلوبلائزیشن کے حوالے سے ہوئی وہ لکھتے ہیں:

"Although Islam was often said to be in compatible with the new order that emerged with the end of the cold war, the age of globalization allowed Islamic Finance to thrive."(6)

(اگرچہ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ اسلام جدید دور کے تقاضوں کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ سرد جنگ کے خاتمہ کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہو گیا اسلامی مالیات کو گلوبلائزیشن کے دور میں فروغ حاصل ہوا۔)

عالمی مالیات میں اسلامی مالیات کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ سود سے پاک اسلامی مالیات نے سود پر مبنی عالمی مالیات میں جگہ کیوں بنائی حقیقت یہ ہے کہ عالمی مالیات کے اتار چڑھاؤ نے اسلامی مالیات کو سسٹم میں جگہ دی ایسی پراڈکٹس جو کہ مذہب کی رہنمائی میں کام کرتی ہیں اور سود سے پاک تھیں۔ اس وجہ سے کئی کمرشل بینکوں نے اسلامی بینکوں کی شاخیں قائم کیں۔ یورپین بینک جیسے سٹی بینک اور ہانگ کانگ شنگھائی بینکنگ کارپوریشن (HSBC) جن کی پراڈکٹس اور مالیاتی نظام نے اسلامی قوانین کی خلاف ورزی نہیں کی۔ اکیسویں صدی میں اسلامی مالیات نے حیرت انگیز ترقی کی جس کے نتیجے میں اسلامی پراڈکٹس کی مانگ میں اضافہ ہوا سعودی عرب اور ملائشیا میں اسلامی مالیات نے قابلِ ذکر ترقی کی اور کئی اسلامی مالیاتی ادارے وجود میں آئے۔ مثلاً اسلامک فنانس سروسز بورڈ (IFSB)، اسلامک انٹرنیشنل فنانشل مارکیٹ (IIFM) وغیرہ۔

اکیسویں صدی کے آغاز سے تو اسلامی مالیات بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اسلامی مالیات کو عالمی سطح پر بہت پذیرائی مل رہی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اسلامی مالیات کا حجم ۱٫۳۰۰ ارب ملین ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ جو کہ پچھلی دہائی سے چھ گنا تک بڑھ گیا ہے۔(۷)

اسلامی مالیات ترقی کی وجہ سے اسلامی مالیاتی ادارے وجود میں آ رہے ہیں، ابراہیم واردی لکھتے ہیں:

"Islamic Finanical Institutions now operate in at least 105 countries and more countries have introduced (or are considering intrducing) legislation designed to provide a regulatory frame work for the industry."(8)

(اسلامی مالیاتی ادارے تقریباً 105 ممالک میں کام کر رہے ہیں اور بہت سے دوسرے ممالک نے قانون سازی کر لی ہے یا اس بارے میں غور و فکر کر رہے ہیں کہ وہ اس صنعت کو ریگولیٹری فریم ورک مہیا کر سکیں۔)

اسلامی مالیات کی ترقی کے لیے نہ صرف اسلامی ممالک اپنا کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ دیگر غیر مسلم ممالک بھی اسلامی مالیاتی کاروبار کے لیے مراعات دے رہے ہیں۔ گورڈن براؤن نے جون ۲۰۰۶ء میں لندن میں ہونے والی اسلامک فنانس اینڈ ٹریڈ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اسلامی مالیاتی کاروبار کے لیے قواعد و ضوابط اور ٹیکس کے حوالے سے مراعات دیں گے تا کہ لندن اسلامی مالیات کا عالمی مرکز بن سکے۔(۹)

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی آبادی تقریباً ۱٫۶ ارب ملین ہے جو کہ دنیا کی کل آبادی کا تقریباً پچیس

فیصد ہے۔ ۵۷ ممالک او۔ آئی۔ سی (OIC) کے ممبر ہیں۔ تقریباً بیس فیصد مسلمان مشرق وسطیٰ میں آباد ہیں۔ اسلام دنیا کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔ اکیسویں صدی کے دوران سعودی عرب اور ملائشیا میں اسلامی مالیات نے قابل ذکر ترقی کی ہے۔ عالمی اسلامی مالیات میں ملائشیا میں اسلامی بینکوں کے پچاس فیصد صارف غیر مسلم ہیں اسلامی بینک پوری دنیا میں زیادہ سرمائے اور زیادہ منافع کے ساتھ روایتی بینکوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

مختلف تہذیبوں کا ملک ملائیشیا جس کی آبادی تیس ملین ہے ملائیشیا کا ریاستی مذہب اسلام ہے۔ ملائیشیا کو ایشین ٹائیگر بنانے والے مہاتیر محمد جو ۱۹۸۲ء سے لے کر ۲۰۰۳ء تک ایشیا کے وزیر اعظم رہے۔ اس دوران حکومت کی امنگوں کا بنیادی مرکز اسلام تھا۔ اس حوالے سے: Paradoxes of Mahathirism An Intellectual Biography of Mahathir Mohammad کے مصنف لکھتے ہیں:

"In that respect, that Malaysion brand of Islam does not fit typical Western perception and stereo-types. It is fused with other influences (nationalism, Capitalism, Asian Values) to produce a unique ideology of development."(10)

(اس حوالے سے ملائشین برانڈ آف اسلام مخصوص مغربی ادراک اور نظریات سے میل نہیں کھاتا۔ منفرد، مثالی ترقی کے لیے یہ دوسری ایشیائی اقدار نیشنلزم، کیپٹلزم سے اثرات قبول نہیں کرتا۔)

اسلامی مالیاتی نظام کی بدولت ہی کوالالمپور ایک اہم مالیاتی مرکز بن گیا ہے۔ حکومت نے کئی جدید مالیاتی معیار (Standards) متعارف کروائے جس کی وجہ سے کئی اہم سیاسی شخصیات کو بنیاد پرست خیال کیا جائے گا۔[11]

حکومت نے علماء سے کہا کہ آپ روایتی اجتہاد کی بجائے موجودہ حالات اور جدید سوچ کے مطابق اجتہاد کریں اور وہ عالمی مالیاتی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسلامی پراڈکٹس بنائیں جو کہ اسلامی تعلیمات یعنی شریعہ کے مطابق ہوں۔ جدید اسلامی مالیات کا معیار قائم کرنے کے لیے کئی اسلامی تحقیقاتی مراکز اور یونیورسٹیاں بنائی گئیں اور اسلامی کیپٹل مارکیٹ، بنائی گئی جو کہ سود سے پاک مالی معاملات طے کر سکے۔ ملائشین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک انڈرسٹینڈنگ نے مالیات اور شریعہ کے ہر پہلو پر سیمینارز کا انعقاد کیا۔ ان کا مقصد صنعت کو اسلامی مالیات کے مطابق ڈھالنا تھا۔

اگرچہ ملائشیا میں مکمل طور پر اسلامی مالیات کے مطابق نظام قائم نہیں ہوا لیکن روایتی مالیاتی نظام کے مقابلے میں اسلامی مالیاتی نظام قائم کر دیا گیا۔ اس پالیسی کی وجہ سے ملائشیا عالمی اسلامی مالیات کا مرکز بن گیا۔

ملائشیا کی اس پالیسی کے بارے میں روڈنی ولسن (Rodney Wilson) لکھتے ہیں:

> "Rather it was a principal tool in the country's development policy, and was designed to form the vanguard of financial modernization. A number of privileges, for example, greater flexibility with respect to their liquid asset holdings, were gien to islamic banks.[32]
>
> (اگرچہ یہ پالیسی ملکی ترقی کا ایک بڑا اہم ذریعہ ہے اور اسے اس لیے بنایا گیا ہے تاکہ یہ جدید مالیات کی محافظ بن سکے اور اس کی وجہ سے اسلامی بنکوں کو بہت سے فوائد دیے گئے جیسا کہ ''لیکویڈ ایسٹ ہولڈنگز'' کے لیے بہت زیادہ لچک دکھائی گئی۔)

۱۹۸۳ء میں ملائشیا کی پارلیمنٹ سے اسلامک بینکنگ ایکٹ پاس کیا گیا۔ اس کے بعد مکمل اسلامی بینک، بینک اسلام ملائشیا برحد قائم ہوا۔ جس کے میمورنڈم آف ایسوسی ایشن میں یہ طے کیا گیا کہ بنک کی تمام ٹرانزیکشنز اسلامی اصول وضوابط کے مطابق ہوں گی۔ ۱۹۹۳ء میں روایتی بینکوں کو اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ بھی اسلامک بینکنگ خدمات مہیا کرسکتی ہیں۔ ۱۹۹۰ء کی دہائی کے دوران اسلامک بینکنگ پراڈکٹس کو خاطرخواہ پذیرائی ملی اور کوالالمپور میں اسلامک کیپٹل مارکیٹ کو ترقی ملی۔ فواد العمر اور محمد عبدالحق اسلامی مالیات کے حوالے سے ملائشیا کی ترقی کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Malaysia encouraged its Islamic bankers to become global leaders by offering home mortgages and a wide array of financial services to consumers. It was the first country to introduce Islamic mortgage bond.[33]
>
> (ملائشیا نے اپنے اسلامی بینکاری کو عالمی رہنما بننے پر ان کی حوصلہ افزائی کی۔ انہوں نے اپنے صارفین کو ''ہوم مورٹ گیجز'' اور وسیع اور عمدہ مالی خدمات مہیا کیں۔ یہ پہلا ملک تھا جس نے اسلامی ''مورٹ گیجز'' بانڈز متعارف کروائے۔)

ملائشیا میں اسلامی مالیات کی ایک اہم خصوصیات یہ ہے کہ اسلامی مالیاتی پراڈکٹس مسلمانوں کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں کو بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ جہاں مسلمانوں کو مذہبی عقائد کے مطابق رقم انویسٹ کرنے کے مواقع میسر ہیں وہاں غیر مسلم کمیونٹیز خصوصاً چائنیز جو کہ ملک کی اکثر دولت کو کنٹرول کرتے ہیں ان کے لیے رقم انویسٹ کرنے کا وسیع انتخاب موجود ہے جبکہ مسلم سکالرز کے درمیان یہ ایک بڑا اہم اختلاف ہے کہ ایک ہی مالی ادارہ روایتی بینکاری اور اسلامی بینکاری کی پراڈکٹس بیک وقت اکٹھے فراہم کرسکتا ہے یا نہیں اور یہ بات بڑی اہم ہے کہ کئی اسلامی مالیاتی ادارے غیر مسلموں کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں اور ان اداروں میں جیسا کہ برطانیہ کا اسٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک شامل ہے۔

اسلامی مالیاتی اثاثے عالمی اثاثوں کا صرف دو فیصد ہیں جبکہ ملائشیا کے بارے میں آصف شمیم لکھتے ہیں:

"By 2005, the central Bank stated that Islamic investments represented 11 percent of total banking assets in Malaysia."(14)

(مرکزی بینک بیان کرتا ہے کہ ملائشیا میں اسلامی سرمایہ کاری مجموعی بینکاری کے اثاثوں کا گیارہ فیصد ہے۔)

ملائشیا اور عرب ملکوں کے مسلم سکالرز شریعہ قانون کی تشریح میں مختلف رائے رکھتے تھے۔ اس وجہ سے تحقیق کی نئی راہیں کھلیں۔ اس کی نا گہانی مثال جب ۲۰۰۲ء میں ملائشین صکوک کا اجراء ہوا تو گلفسر مایہ کاروں نے ان کو واضح تنقید کا نشانہ بنایا۔ اگر چہ اس مسئلہ پر ملائشین اور عرب شریعہ سکالرز نے اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا لیکن کچھ ہی عرصہ بعد اجارہ صکوک اور کئی دوسرے عرب صکوک کے حوالے سے رہنما اصول متعین کیے گئے۔ اس حوالے سے ''ٹروفی موو'' وال سٹریٹ جرنل میں لکھتے ہیں:

"The Malaysian Central Bank alongside its Arab counter parts played a key role in finding a common understanding. As a way of promoting its own view point, Bank Negara Malaysia is spending $ 57 million to invite Islamic scholars from around the world to Kuala Lumpur for a "Shariah dialogue" program.(15)

(ملائشیا کا مرکزی بینک اور اس کے عرب سرمایہ کار مختلف مسائل کے حوالے سے مشترکہ مفاہمت کے لیے ایک بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ بینک نگارا ملائشیا ''شریعہ ڈائیلاگ'' کے لیے ۵۷ ملین ڈالر خرچ کر رہا ہے کہ وہ تمام دنیا سے اسلامی سکالرز کو کوالالمپور لا سکے تا کہ دنیا کے تمام اسکالرز اپنا نقطہ نظر پیش کر سکیں۔

ملائشیا نے عرب ریگولیٹرز کے ساتھ خصوصاً بحرین اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ ملائشیا کے بینک آف نگارا اور دبئی فنانشل سروسز اتھارٹی، کے درمیان ''میمورنڈم آف انڈرسٹینڈنگ'' پر دستخط ہوئے ہیں کہ دونوں فریق مل کر بین الاقوامی اسلامی مالیاتی منڈی کی ترقی کے لیے مل کر کام کریں گے۔ یہ بات بڑی اہم ہے کہ ۲۰۰۶ء سے تین عرب اسلامی بینکوں کویت فنانس ہاؤس، سعودی عرب کا الراجحی بینک اور ایشین فنانس ہاؤس کو ملائشیا میں کام کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

یہ تینوں اسلامی مالیاتی ادارے اسلامی مالیات کی طاقت کا مرکز ہیں۔ سعودی عرب کا الراجحی جو کہ ملائشیا میں کام کر رہا ہے۔ اس کے شریعہ بورڈ کے ممبران کی تعداد چار ہے جن میں سے دو ملائشین اور دو سعودی عرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ملائشیا کا مرکزی بینک غیر ملکی اسلامی مالیاتی اداروں کو ٹیکس میں مراعات

دے رہا ہے۔ ڈیوڈ او کلے (David Oakley) اسی بارے میں لکھتے ہیں:

"The Malaysian Central Bank introduced tax incentives to encourage overseas institutions to enter or expand in Islamic Banking, Insurance and fund management."(16)

(ملائشیا کا مرکزی بینک غیر ملکی اداروں کو حوصلہ افزائی کے لیے ان کو ٹیکس میں مراعات دے رہا ہے۔ تاکہ وہ اسلامی بینکنگ انشورنس اور فنڈ مینجمنٹ کے شعبوں میں شاخیں کھولیں۔)

اب ملائشیا میں تقریباً بارہ اسلامی بینک، چھ روایتی بینکوں کی اسلامی شاخیں اور تین غیر ملکی اسلامی بینک کام کر رہے ہیں۔

افریقہ کا سب سے بڑا ملک سوڈان ہے۔ ستمبر ۱۹۸۳ء میں اسلامی انقلاب کے بعد سوڈان میں اسلامائزیشن کا عمل شروع ہوا۔ تمام بینکنگ سسٹم غیر ملکی بینکوں سمیت اسلامی قرار دے دیے گئے اور سود کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ملر (Miller) لکھتے ہیں:

"The main architect of the policies, economics minister Abdul Rahim Hamdi, formerly and Islamic banker, justified the policies by saying: "The population accepts these hardships, because it supports Islam and us."(17)

(ان پالیسیوں کے بڑے منصوبہ ساز وزیر اقتصادیات عبدالرحیم حامدی سابقہ اسلامی بینکر تھے جنہوں نے ان پالیسیوں کا جواز یہ کہہ کر پیش کیا کہ لوگ ان مشکلات کو قبول کرتے ہیں کیوں کہ یہ اسلام اور ہماری مدد گار ہیں۔)

سوڈانی اسلامک بینک ۱۹۸۳ء سے چند مخصوص معاہدوں پر بھروسہ کر رہے ہیں ان معاہدوں میں سب سے زیادہ ہونے والا معاہدہ مرابحہ ہے ایک سکالر لکھتے ہیں:

"Murabaha is the most verstible contract, since it is used in every sector of the [Sudanese] economy; for import and export trade its share is 80 per cent and 100 per cent respectively."(18)

(مرابحہ ایک ہمہ گیر معاہدہ ہے سوڈان کی معیشت کے ہر شعبے میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔ درآمدات اور برآمدات کی تجارت میں اس کا حصہ علی الترتیب ۸۰ فیصد اور ۱۰۰ فیصد ہے۔)

جب کہ بینک دوسرے معاہدوں مشارکہ اور اجارہ پر بھی عمل کر رہے ہیں۔

سوڈان کے مرکزی بینک نے ۲۰۰۰ء میں آئی۔ایم۔ایف کے ساتھ مل کر مضاربہ سرٹیفکیٹس کا اجراء کیا اور مشارکہ سرٹیفکیٹس کا بھی اجراء کیا گیا۔ جس کے بارے میں اندرا چاند (Indira Chand) لکھتے ہیں:

"With a fixed maturity of one year and based on Government equities in indistrial, commerical and tele

communication companies.[19]

(جو ایک سال کی مقررہ میعاد کے لیے صنعتی، کمرشل اور ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیوں کو حکومتی اصولوں کے مطابق جاری کیے گئے۔)

حال ہی میں سوڈان نے بحرین اور قطر کے بڑے اسلامی بینکوں سے معاہدے کیے ہیں۔ مثال کے طور پر بحرین اور سوڈان میں ۲۰۰۸ء میں اسلامک ''تکافل'' انشورنس کمپنی قائم کی گئی۔ ایک سکالر کے الفاظ میں وہ لکھتے ہیں:

"Further, Qatar Islamic Bank recently signed a memorandum of understanding with the Government to set up a commerical and investment bank in Khartoum.[20]

(مزید، حال ہی میں قطر اسلامک بینک نے گورنمنٹ کے ساتھ ایک ''میمورینڈم آف انڈرسٹینڈنگ'' پر دستخط کیے ہیں کہ وہ خرطوم میں ایک کمرشل اور انویسٹمنٹ بینک قائم کریں گے۔)

اگرچہ سوڈان کے بینکنگ سیکٹر میں اسلامائزیشن کا عمل خانہ جنگی کی وجہ سے کئی پیچیدگیوں کا شکار ہے۔

پاکستان وہ پہلا ملک ہے جس نے ۱۹۷۹ء میں اپنی معیشت اور مالیاتی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کے پروگرام کا آغاز کیا۔ جب ملک کے اقتدار پر ایک فوجی جنرل محمد ضیاء الحق نے قبضہ کیا'' ایڈورڈ مورٹی مر (Edward Mortimer)'' لکھتے ہیں۔

"In 1979, Zia appointed a twelve-member committee of "Scholars, jurists, ulema, and prominent persons from other walks of life" to formulate recommendations for the structure of an Islamic government system.[21]

(۱۹۷۹ء میں ضیاء نے بارہ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو سکالرز، ججوں، علماء اور مختلف شعبہ ہائے زندگی کی نمایاں شخصیات پر مشتمل تھی کہ وہ اسلامی طرز حکومت کے ڈھانچے کے بارے میں اپنی سفارشات مرتب کرے۔)

اسی عرصے کے دوران جہاں زکوٰۃ اور عشر کا نظام جاری کیا گیا۔ وہاں بینکوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق نفع اور نقصان کی شراکت کی بنیاد پر کھاتے کھولے گئے۔ ملکی بینکوں کی تقریباً ۷۰۰۰ برانچز میں اس مختلف بینکنگ سسٹم کا آغاز کر دیا گیا۔ جبکہ فارن کرنسی ڈیپازٹس، غیر ملکی قرضے، سود کی بنیاد پر کام کرتے رہے فواد العمر اور عبد الحق لکھتے ہیں:

"Overall, the Pakistan anthorities took care to ensure that the new modes of financing did not upset the basic functioning and structure of the banking system.[23]

مجموعی طور پر پاکستانی اتھارٹیز نے اس بات کو یقینی بنایا کہ فنانسنگ کے نئے موڈز (Modes) بینکنگ سسٹم کے ڈھانچے اور بنیادی کام کو متاثر نہ کریں محمد اکرم خان لکھتے ہیں:

"Pakistan was also the first country to revive the old Islamic institution of Hisbah the office that supervised markets, provided muncipal services, and settled petty disputes. But in its new incarnation, the office had the much more limited role of protecting ordinary citizens against administrative worngs.(23)

(پاکستان وہ پہلا ملک تھا جس نے حسبہ کا اسلامی ادارہ دوبارہ قائم کیا۔ وہ محکمہ جو منڈیوں کی نگرانی، شہری خدمات کی فراہمی اور معمولی نوعیت کے جھگڑوں کو طے کرواتا ہے لیکن اس کے نئے اصول و ضوابط بناتے وقت عام شہریوں کو انتظامی ناانصافیوں سے تحفظ کے کردار کو بہت محدود کر دیا گیا۔)

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے ۱۹۹۲ء میں ایک حکم جاری کیا جس کے مطابق بینکوں اور مالیاتی اداروں میں سود کی وصولی اور ادائیگی کو غیر اسلامی قرار دیا گیا اور حکومت کو کچھ ماہ کا وقت دیا گیا کہ وہ مالیاتی قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالے۔ اگرچہ حکومت نے اس فیصلے کے خلاف اپیل کر دی۔ جنوری ۱۹۹۸ء میں اصولی طور پر اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ ملک کے معاشی نظام سے سود کو ختم کر دیا جائے گا۔

پاکستان میں اب دوہرا مالیاتی نظام قائم ہے۔ جہاں روایتی اور اسلامک بینک دونوں بیک وقت کام کر رہے ہیں۔ فرحان بخاری لکھتے ہیں:

"Compared with its early ambitions, the Islamic sector is now very small (3 percent of the market), but is poised to grow significantly, especially since a number of foreigin Islamic institutions have recently entered the market.(24)

(ابتدائی توقعات کے برعکس اسلامک سیکٹر بہت چھوٹا ہے (مارکیٹ کا صرف ۳ فیصد ہے) لیکن یہ بات اہم ہے کہ اس کا توازن بڑھ رہا ہے۔ خاص طور پر جب سے غیر ملکی اسلامی ادارے اس منڈی میں داخل ہو رہے ہیں۔)

حارث ضمیر لکھتے ہیں:

"Between 2003 and 2004, the number of bank branches offering Islamic financial services rose from seventeen to forty seven.(25)

(۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۴ء کے درمیان اسلامی مالیاتی خدمات فراہم کرنے والے کئی بینکوں نے اپنی برانچیں کھولیں۔ جن کی وجہ سے ان کی تعداد ۱۷ سے بڑھ کر ۴۷ ہو گئی۔)

حکومت نے مرکزی بینک کے ساتھ مل کر اسلامک ٹریژی بلز اور بیت المال سرٹیفکیٹ متعارف کروائے۔ سب سے پہلا اور بڑا اسلامک کمرشل بینک میزان بینک ہے جس نے قابلِ ذکر ترقی کی ہے۔ پاکستان میں فیصل بینک بھی نئی اسلامی پراڈکٹس جیسے کریڈٹ کارڈز اور انشورنس وغیرہ کو متعارف کروانے کے لیے کام کر رہا ہے۔ ۲۰۰۸ء میں دبئی اسلامک بینک کو اس بات کی حکومت نے اجازت دی ہے کہ وہ آئندہ ملک بھر میں اپنی پچاس کے قریب شاخیں کھولے گا۔

پاکستان میں ہر حکمران سیاسی پارٹی نے اسلامک بینکنگ کی حوصلہ افزائی کی۔ غربت، دہشت گردی اور مقروض ملک ہونے کی وجہ سے اس کی پالیسیاں دباؤ کا شکار ہیں۔ سید فضل حیدر لکھتے ہیں:

"The heavy foreign debt-some $ 42 billion in 2008-in addition to being interest-bearing meant that the IMF and other foreign creditors had a say in how the economy was managed."(26)

(بھاری غیرملکی قرض جو ۲۰۰۸ء میں ۴۲ بلین ڈالر تھا اور مزید یہ کہ اس کے اوپر سود۔ اس کا مطلب ہے کہ آئی۔ ایم۔ ایف اور دوسرے غیرملکی قرض دہندہ کے کہنے کے مطابق معاشی پالیسیوں کو تشکیل دینا پڑتا تھا۔)

اسلامی مالیاتی اداروں کی خصوصیات، اہمیت اور ان کے کردار کے بارے میں ملکوں کے درمیان بڑے اختلافات موجود ہیں اور ملکی معیشت میں ان کا کردار معمولی ہے۔ وہ ممالک جو مکمل طور پر اسلامی ہیں مثلاً پاکستان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات وغیرہ ان کے درمیان بھی سیاسی، معاشی اور ثقافتی حالات کی وجہ سے اختلاف رائے موجود ہے۔ ملائشیا نے اسلامی مالیات اور اسلامی مالیاتی اداروں کے حوالے سے قابلِ ذکر ترقی کی ہے جبکہ برطانیہ، سنگاپور اور ہانگ کانگ نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ اسلامی مالیات کا مرکز بننے جا رہے ہیں۔ شمیم آدم لکھتے ہیں۔

"In 2007, DBS Group Holdings and a group of twenty-two Middle Eastern investors established singapore's first Islamic bank, Islamic Bank of AsiaDBS will possess 60 percent of the bank and supply $250 million for the start-up capital of the joint-venture."(27)

(۲۰۰۷ء میں ڈویلپمنٹ بینک آف سنگاپور گروپ کے حصہ داروں اور ۲۲ مشرقِ وسطیٰ کے سرمایہ کاروں نے سنگاپور کا پہلا اسلامی بینک، اسلامک بینک آف ایشیا قائم کیا۔ ڈویلپمنٹ بینک آف سنگاپور بینک کے ۶۰ فیصد حصص کا مالک ہوگا اور اس مشترکہ منصوبہ کے شروعات کے وقت ۲۵۰ ملین ڈالر کا سرمایہ فراہم کرے گا۔)

ہانگ کانگ میں اسلامی مالیات کے حوالے سے بائرن (Bayron) لکھتے ہیں:

> "As in Singapore, international financial Institutions are opening up Islamic Windows or branches in Hong Kong, HSBC's local unit, Hang Seng Bank, for example, established Hong Kong's first islamic fund, the Islamic China Index fund in 2006.(28)
>
> (سنگاپور کی طرح بین الاقوامی مالیاتی ادارے ہانگ کانگ میں بھی اسلامی برانچیں کھول رہے ہیں۔ ہانگ کانگ اور شنگھائی بینکنگ کارپوریشن کے مقامی یونٹ ہینگ سینگ بینک نے مثال کے طور پر ۲۰۰۶ء میں ہانگ کانگ کا پہلا اسلامک فنڈ، اسلامک چائنا انڈیکس فنڈ قائم کیا۔)

ڈیوڈ اوکلے (David Oakley) برطانیہ میں اسلامی مالیاتی اداروں کے قیام کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "Recently, five Brithish Islamic banks have been created: one retail bank, the Islamic Bank of Britian, launched in 2004; the European Islamic Investment Bank, created in 2005; the Bank of London and Middle East, established in 2007; Gate house bank, set up in 2007; and the European Finance House, launched in January 2008.(29)
>
> (حال ہی میں پانچ برطانوی اسلامک بینک قائم کیے گئے ہیں، ایک بینک، اسلامک بینک آف برٹین ۲۰۰۴ء میں قائم ہوا۔ یورپین اسلامک انویسٹمنٹ بینک، ۲۰۰۵ء میں قائم ہوا۔ بینک آف لندن اور مڈل ایسٹ ۲۰۰۷ء میں قائم ہوا۔ گیٹ ہاؤس بینک ۲۰۰۷ء میں قائم ہوا اور یورپین فنانس ہاؤس جنوری ۲۰۰۸ء میں قائم ہوا۔)

اسلامی مالیاتی اداروں کے لیے شریعہ معیارات (Standards) قائم کرنے کے لیے ایک اکاؤنٹنگ اور آڈٹنگ کی تنظیم بحرین میں قائم ہے۔ جس کا نام اکاؤنٹنگ اینڈ آڈٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (AAOIFI) ہے۔ یہ تنظیم شریعت کے احکامات اور قوانین کے مطابق اسلامی مالیاتی منڈی کے آپریشن اور مالیاتی رپورٹنگ کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ تنظیم اسلامی مالیاتی منڈیوں کو ایسے معیارات (Standards) مہیا کرتی ہے تاکہ اسلامی مالیات کی ترقی میں مدد کی جاسکے اس تنظیم کا مشن بین الاقوامی مالیاتی طرز عمل اور مالیاتی رپورٹنگ کو شریعت سے ہم آہنگ کرنا اور اس کو شریعت کے معیار کے مطابق بنانا ہے۔

بحرین، اردن، قطر اور سوڈان جیسے علاقوں میں اس تنظیم کے اکاؤنٹنگ معیارات (Standards) کو اہم ریگولیٹری ضروریات کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس تنظیم کے اکاؤنٹنگ معیارات کو اسلامی ترقیاتی بینک جیسے